رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۸۶۰

جاری شدہ ۱۹۳۶ء

تفصیل رزقِ مخلوقات تو اللہ سے لیکن جھلک اس وصف کی کچھ کچھ نظر آتی ہے دہقاں میں

(رورل آپ لفٹ جرنل)

ہفتہ وار

علمی ادبی اصلاحی مجلہ

پیغامِ حیات

منظور کردہ سررشتہ تعلیم پنجاب، بموجب سرکلر نمبر ٢٠٧٦ (ج) مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۳۶ء

منظور کردہ سررشتہ تعلیم حیدر آباد دکن بموجب سرکلر نمبر ۱۳۵۴، واقع ۲۱ تیر ۱۳۴۶ ف

منظور کردہ سررشتہ تعلیم ممالک متوسط و برار، بموجب آرڈر نمبر ۳۸۶۵ مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۳۶ء

منظور کردہ سررشتہ تعلیم صوبہ بہار، بموجب آرڈر ٦٢/٨٢ / ٣٨/٦٢P مورخہ ۲۰ جون ۱۹۳۸ء

ایڈیٹر شیخ محمد اسماعیل

جلد ۴	پانی پت (ضلع کرنال)	بابت ۱۴ جولائی ۱۹۳۸ء	نمبر ۴

تاریخی معلومات

—— ہندوؤں کا بیان ہے کہ علم طب دُنیا میں سب سے پہلے برہما جی نے رائج کیا۔ اور ایک کتاب برہم سنگھتا لکھی۔ اُن سے دکھش پرجاپتی نے یہ علم سیکھا۔ اُن سے اشونی اور کماروں نے یہ علم پڑھا۔ اِن دونوں نے مہاراجہ اندر کو سکھایا۔ اُن سے رشی بھاردواج نے حاصل کر کے بہت سے رشیوں کو پڑھایا۔ ان رشیوں میں سے اتریہ رشی نے اپنے چھ شاگردوں کو یہ علم سکھایا۔ اِن چھیوں نے اِس علم پر ایک ایک کتاب لکھی۔ مگر اِس کے بعد اِس علم پر زوال آ گیا۔ بہت مدت کے بعد چرک پیدا ہوا جس کی چرک سنگھتا بہت مشہور کتاب ہے۔ اس کے بعد دھن ونتری پیدا ہوا جسے ہندو رب الشفا مانتے ہیں۔ لکھا ہے کہ "دھن ونتری مہاراج امرت (آب حیات) کا چھلکتا ہوا جام ہاتھ میں لئے سمندر سے برآمد ہوئے تھے"۔ دھن ونتری کا لائق شاگرد سشرت ہوا ہے جس کی سشرت سنگھتا ویدک کی مستند کتاب سمجھی جاتی ہے۔ سشرت کے بعد واگ بھٹ پیدا ہوا۔ جو اشٹنگ ہردے کا مصنف ہے۔ بہت عرصہ بعد مادھواچاریہ ایک اعلیٰ پایہ کا طبیب ہوا جس نے مادھو ندان لکھی۔ مادھو کے بعد بھاؤ مشر مصنف بھاؤ پرکاش ہوا۔ بعد ازاں سارنگ دھر نے علم الادویہ کے متعلق اپنے نام پر ایک کتاب لکھی۔ کچھ عرصہ بعد ۴

دلچسپ باتیں

—— دُنیا میں سب سے بڑا قالین لندن کے ایک ہوٹل میں ہے۔ جو ستر آدمیوں کی مدد سے بچھایا جاتا ہے۔ اُس کا وزن ۶ سو من ہے۔

—— ایک جرمن عورت نے چھپن سال کی عمر میں انتقال کیا۔ جب کہ وہ ۶۵ بچوں کی ماں تھی۔ سولہ بار کے حمل میں اُس عورت کے دو دو بچے۔ سات میں تین تین بچے۔ اور تین میں چار چار بچے ہوئے۔

—— امریکہ کے سیف ڈیپازٹ بنک کا دروازہ اتنا بھاری ہے کہ انجن کے ذریعہ کھولا اور بند کیا جاتا ہے۔ اُس کا وزن ۵۰ ٹن ہے اور اس کے بنانے پر ایک لاکھ پونڈ خرچ ہوا ہے۔

—— ایک امریکن ہوٹل کے چیف باورچی کی تنخواہ آٹھ ہزار پونڈ سالانہ ہے۔

—— مچھر کے منہ میں ۲۲ دانت ہوتے ہیں۔

—— صنوبر کے درخت کی عمر ساڑھے تین سال، زیتون کی ۷۰۰ سال اور دیودار کی ۲۹۰۰ سال ہے۔

—— آسٹریا اور امریکہ کے دو شطرنج باز شطرنج کا ایک داؤ برابر ۱۵ سال کھیلا کئے بازی کا کام بذریعہ خط و کتابت جاری رہا۔

سائنس کی دنیا

حیرت انگیز برقی لیمپ

شکاگو (امریکہ) میں ایک ایسا عجیب و غریب لیمپ بنایا گیا ہے کہ اگر ایک شخص ہوائی جہاز میں اُڑتا ہوا اُس سے ۲۷ میل دور ہو تو اُس کی روشنی میں صفائی کے ساتھ اخبار پڑھ سکتا ہے اس لیمپ کی روشنی ۱۰۰ میل سے دکھائی دیتی ہے۔

دو مشینیں

نئے نمونہ کی مشین گن ایک گھنٹہ میں ۳۰ ہزار گولیاں چلا سکتی ہے۔ اور ایک جدید قسم کا پریس ایک گھنٹہ میں ۵۰ ہزار اخبار چھاپ کر اور پیکٹ بنا کر تیار کر سکتا ہے۔

کاغذ کے کوٹ

جاپان نے کاغذ کے برساتی کوٹ بنائے ہیں۔ انھیں پہن کر باہر نکل جائیں۔ چاہے کتنی بارش ہو مجال ہے ایک قطرہ کوٹ پر ٹھیر جائے

محبت سائنس کے ماتحت

لندن کے ایک سائنسدان نے ایک ایسا آلہ ایجاد کیا ہے، جس کے ذریعہ سے جذبات محبت کی گہرائی کا اندازہ لگ سکے گا۔ اور معلوم ہو جایا کرے گا کہ فریقین کو ایک دوسرے سے حقیقی محبت ہے یا محض ظاہری نمائش۔

تین میل لمبی تصویر

امریکہ کے ایک مصور جان نیوارڈ نے جنگل مناظر کی ایک نہایت ہی عجیب و غریب تصویر بڑی محنت سے

[illegible]

۴ نرہری نے راج گھنٹو کے نام سے مفردات وید ک پر ایک بسیط تصنیف کی۔ اس کے بعد ہندی طب کا زوال شروع ہو گیا۔

پیغام حیات
(۲۴ جولائی ۱۹۳۸ء)

اصلاح دیہات کے مفید ذریعے

ہندوستان کے مختلف صوبوں کی گورنمنٹیں آجکل لاکھوں روپیہ دیہات سدھار پر خرچ کر رہی ہیں مگر جس کامیابی کی امید کی گئی تھی، یہ حقیقت ہے کہ وہ ابھی تک حاصل نہیں ہوئی۔ اس کی ایک بڑی وجہ تو ہم "پیغام حیات" کے گذشتہ پرچوں میں ظاہر کر چکے ہیں، یعنی بیشتر کارکنان اصلاح دیہات کو دیہاتیوں سے حقیقی اور واقعی ہمدردی نہیں۔ اُن کا مقصد، بہر وسیلہ اپنی تنخواہ وصول کرنی، اور حکام متعلقہ کو خوش رکھنا ہے۔ دوسری وجہ آج بیان کرتے ہیں۔ اور وہ خود کسان اور زمیندار کی اپنی سستی ہے۔ اہل دیہات اصلاح کی طرف خود کوئی قدم اُٹھانا نہیں چاہتے۔ اور جس ذلیل حالت میں صدیوں سے مبتلا ہیں، اُسی میں مگن رہنا چاہتے ہیں۔ اگر وہ خود ترقی کرنا چاہیں تو پستی و تنزل اور نکبت و فلاکت کی جو گھنگھور گھٹائیں اُن پر چھا رہی ہیں، وہ بہت جلد دور ہو جائیں گی۔ گورنمنٹ یقیناً بہت زیادہ دیہاتیوں کی مدد کرنے کے لئے تیار ہے۔ لیکن جب تک دیہاتی خود ہاتھ پاؤں نہیں ہلائیں گے، کبھی ترقی و عروج حاصل نہیں کر سکتے۔ تعلیم حاصل نہ کرنا سودی قرض میں جکڑے ہوئے ہونا، پُرانی لکیر کے فقیر بنے رہنا، فضول رسموں کے پیچھے اپنی تمام پونجی غارت کر دینی، جھوٹی شیخی، طویل مقدمہ بازی، جدید آلات کشاورزی کا عدم استعمال، حفظان صحت کے اصولوں سے بےخبری، ایسی چیزیں ہیں جو کبھی غریب اور مظلوم دیہاتی کو پنپنے نہیں دیتیں۔ بلاشبہ بعض اور بھی اسباب ہیں جن کی موجودگی میں کسان کی حالت بہتر نہیں ہو سکتی۔ لیکن مندرجہ بالا باتیں ایسی ہیں کہ یہ اہل دیہات کے اپنے ہاتھ میں ہیں۔ اور اگر کسان لوگ چاہیں تو بہت جلد اُن پر قابو پا کر اپنے گھروں، اپنے کھیتوں اور اپنے دیہات کو رشک جنت بنا سکتے ہیں۔ مزید تشریح کے لئے ہم ہر بات علیحدہ علیحدہ بیان کرتے ہیں۔

۱ ـ خود تعلیم حاصل کرنا، اور اپنی اولاد کو پڑھانا ہر شخص پر بالکل اسی طرح فرض ہے، جیسے دونوں وقت روٹی کھانی۔ ساری خرابیاں اسی کم بخت جہالت کی بدولت ہم میں پیدا ہوتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جتنا مالی اور اخلاقی نقصان کسان کو جہالت سے پہنچتا ہے اتنا کسی اور چیز سے نہیں پہنچتا۔

۲ ـ سودی قرض نے ہندوستان کے کسان کو پورے طور پر ستیاناس کر دیا ہے اور یہی نامراد مرض سرعت کے ساتھ بے کس غریب اور مفلس کسان کو برابر تباہ کرتا چلا جا رہا ہے۔ سودی قرض سانپ اور بچھو سے بھی زیادہ انسان کے لئے خطرناک ہے۔ کسان کا بھوک سے مر جانا بہت اچھا ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ بنیئے سے سود پر ایک روپیہ لے۔

۳ ـ جب تک ہندوستان کا کسان لکیر کا فقیر بنا رہے گا، کبھی ترقی کا منہ نہیں دیکھ سکتا مت خیال کرو کہ ہمارے بزرگ فرشتہ تھے اور اُن سے کسی غلطی کا امکان ناممکن تھا، زمانہ کے ساتھ چلو، اور پرانے ڈگر کو چھوڑ دو۔

۴ ـ فضول اور بیہودہ رسمیں یقیناً زمانہ جاہلیت کی یادگار ہیں۔ ان میں وقت کے نقصان، اور روپے کے ضائع ہونے کے سوا، دھیلے کا فائدہ نہیں۔ پس جس قدر جلد ممکن ہو سکے، سب بُری رسموں کو چھوڑ دو۔ تاکہ امن کی زندگی تمہیں نصیب ہو سکے۔

۵ ـ ناک کٹ جانے کا خیال ایسی عجیب جھوٹی شیخی ہے کہ اس سے زیادہ مضحکہ خیز اور کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ پس اگر ترقی کرنا چاہتے ہو تو ناک کا قطعاً خیال نہ کرو۔ چاہے جڑ سے کٹ جائے، چاہے باقی رہے۔

۶ ـ مقدمہ بازی اتنی بڑی زبردست لعنت ہے جس نے ہزاروں خاندانوں کو

غارت کر دیا۔ خدا کے لئے اس بدعادت سے باز آؤ ورنہ یہ کالی بلا تمہاری پشتوں تک کو ہلاک کر کے دم لے گی۔

۷۔ زراعت کے جدید آلات سے اگر تم کام لو تو پیداوار بھی زیادہ ہو محنت بھی کم خرچ ہو، وقت بھی بہت سا بچے مگر یہ بات تمہاری سمجھ ہی میں نہیں آتی۔

۸۔ جب تک تم اپنی، اپنے بیوی بچوں، اور اپنے مویشی کی صحت کا خیال نہیں رکھو گے، اور حفظان صحت کے اصولوں سے واقفیت بہم نہ پہنچاؤ گے، اس وقت تک ہمیشہ کمزور و ناتواں رہو گے۔ ہر ایک بیماری کا بہت جلد شکار ہو جاؤ گے۔ اور کبھی کسی قسم کی ترقی حاصل نہیں کر سکو گے۔

یہ چند بہت ہی موٹی موٹی باتیں ہیں، جو میں نے اپنے زمیندار بھائیوں کے لئے قلم برداشتہ لکھی ہیں۔ غور کرنے کے بعد اور بہت سی باتیں بیان کی جا سکتی ہیں، لیکن کاش! میرے زمیندار بھائی انہی مختصر اشاروں سے نصیحت حاصل کر کے اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں۔

(خاکسار محمد اسمٰعیل)

گذری ہوئی دلچسپیاں

یعنی

پرانے اخبارات کی نہایت پر لطف خبریں

ناظرین کی دلچسپی کے لئے ہم آج سے "پیغام حیات" میں ایک بہت ہی دلچسپ سلسلہ شروع کر رہے ہیں، ہمارے پاس پرانے اور قدیم اخبارات کا لا انتہا ذخیرہ جمع ہے۔ ہمارا ارادہ ہے کہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے اُس ذخیرہ میں سے نہایت پر لطف اور مزیدار خبریں انتخاب کر کے ہر ہفتہ شائع کیا کریں۔ امید ہے کہ ناظرین اس سلسلہ کو نہایت پسند فرمائیں گے۔ اور اُسے دلچسپی سے پڑھا کریں گے۔

(ایڈیٹر)

آموں کی ٹوکری گلے کی چھچھوندر بن گئی

یوں تو محکمہ ریلوے کے اکثر گارڈوں کو پارسلوں میں سے مال اُڑا لینے کے فن میں ید طولیٰ حاصل ہے، لیکن قابل داد اُن لوگوں کا دل گردہ ہے جو چُرا لیتے ہیں اور ڈکار تک نہیں لیتے۔ آج کل آموں کا موسم ہے۔ دوست احباب ایک دوسرے کو آموں کی ٹوکریاں بطور تحفہ بھیج رہے ہیں۔ اور گارڈ والوں کی چاندی ہو رہی ہے۔ وہ ہر پارسل سے اپنا حصہ لیتے ہیں۔ اور اپنے بال بچوں کو بہتر سے بہتر آم کھلاتے ہیں۔ لیکن کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ "سو دن چور کے تو ایک دن ساہ کا" ایک نہ ایک وقت ایسا بھی آ ہی جاتا ہے کہ ان حرام خوروں کو سارا کھایا پیا اُگلنا پڑتا ہے۔

پچھلے دنوں انبالہ اور بہارنپور کے درمیان مال گاڑی کے ایک گارڈ صاحب نے کپڑے کی گٹھڑیوں میں سے چپکے سے بعض پارچات نکال لئے۔ اور آموں کی دو ٹوکریاں بھی اُڑا لیں۔ انبالہ اسٹیشن پر پہنچ کر آپ نے سارا مال غنیمت ساتھ لیا۔ اور نہایت بے فکری سے دولت خانے کا رُخ کیا۔ لیکن پولیس تاک میں تھی۔ وہ پیچھے ہی پیچھے بابو صاحب کے مکان پر پہنچ گئی اور دفعتہً چھاپا مار دیا۔ آموں کی ٹوکریاں اور پارچات بجنسہٖ برآمد ہو گئے۔ اور لطیفہ یہ ہے کہ گارڈ صاحب نے گھر پہنچتے ہی پتلون اُتار کر جو نئی دھوتی زیب تن فرمائی تھی، وہ انہی چوری کے کپڑوں میں سے تھی پولیس نے وہ بھی اُتروا لی۔

(انقلاب)

مولانا حالی کے استاد

شمس العلماء مولانا حالی کے استادوں میں سے مولانا قاری عبدالرحمن صاحب پانی پتی ایک زبردست فاضل اور بے نظیر محدث تھے۔ آپ ہی کی ذات پاک نے پانی پت کو تجوید و قرأت کی دنیا میں سب سے بڑا مرکز بنا دیا۔ مولانا محمد احسن اور مولانا اشرف علی جیسے نامور یگانہ اصحاب کو آپ کی شاگردی کا فخر حاصل ہے۔ حال میں آپ کی سوانح عمری شائع ہوئی ہے جو عجیب اور حیرت انگیز واقعات سے پُر ہے۔ کتاب اس قدر خوبصورت چھپی ہے کہ اردو میں بہت ہی کم سوانح عمریاں اس شان کی شائع ہوتی ہیں۔

قیمت ۸ مجلد ۱۲ ۔ پتہ:۔ حالی بکڈپو پانی پت۔

ایک التماس

جن اصحاب کی خدمت میں "پیغام حیات" نمونۃً حاضر ہو رہا ہے، وہ براہ کرم بواپسی ڈاک اس کی خریداری سے مطلع فرمائیں۔ دفتر آپ کے نوازش نامے کا سخت منتظر ہے۔ خریداری منظور نہ ہو تو بھی ضرور مطلع فرمائیں۔

خاکسار منیجر اخبار ھذا

نہایت پُر لطف ادبی سلسلہ

بہترین اردو اشعار کا بہترین انتخاب

لسان العصر حضرت اکبر الہ آبادی کے منتخب اشعار

قسط نمبر ۱۷

ہے ماہ صیام کی نہایت تعریف
ناداںوں کو کبھی یہ لگتا نہیں خفیف
بے خبر یہ ہے مہذب و پاک و لطیف
کہتے ہیں اسی سبب سے رمضاں کو شریف

بے غیرت و خود فروش و جاہل ہے نہ بل
یکجا کر دیں حوادث دہر اگر
حق سے جو ہو غافل لیے غافل ہو نہ بل
جائز ہے کہ اُن سے بل گر دل ہو نہ بل

پڑھتا ہے بتوں سے ساعت چند کا کام
اللہ سے ہر نفس کا رہتا ہے لگاؤ
کمبیں ہیں اس کی دولت و عمر تمام
دشوار ہے نفس پر عبادت کا کام

گر جیب میں زر نہیں تو راحت بھی نہیں ہے
گر علم نہیں تو زور و زر سب بے کار
بازو میں سکت نہیں تو غیرت بھی نہیں
مذہب جو نہیں آدمیت بھی نہیں

کہا احباب نے یہ دفن کے وقت
لحد تک آپ کی تعظیم کر دی
کہ ہم کیونکر وہاں کا حال جانیں
اب آگے آپ کے اعمال جانیں

سمجھے جو کوئی بُرا یہ مضمون نہیں
ہر چند کہ یہ منہ سے نکلتا ہے بہت
کوئی پہلو خلاف قانون نہیں
شیطان کا کوئی شخص ممنون نہیں

وہ غیرتیں وہ صبر وہ ایمان ہیں کہاں
اک غل مچا ہوا ہے کہ مسلم ہیں خستہ حال
حُسن عمل کے دل میں وہ ارمان ہیں کہاں
پوچھے ذرا کوئی کہ مسلمان ہیں کہاں

الفت اور ادب نہیں تو انسان نہیں
جو غیر خدا کو مانتا ہو قادر
بے صبر و سکوں جو ہو تو ایمان نہیں
اکبر مجھ کو وہ مسلمان نہیں

بس بات میں تم شکست ملت سمجھو
جو بندۂ نفس ہو تو خلاف اُس کا
اُس میں شرکت کو اپنی ذلت سمجھو
قومی غیرت کی اُس میں قلت سمجھو

کچھ منع نہیں ہر ایک کی تحریر پڑھو
عظمت دنیا کی جب دبائے دل کو
لیکن قرآں کی بھی تفسیر پڑھو
خالق کا کرو خیال، تکبیر پڑھو

بچوں کا صفحہ

ملک چین کی دیوار

(ایڈیٹر کے قلم سے)

۱۔ تم نے چین کا نام سُنا ہوگا۔ بڑا لمبا چوڑا زرخیز اور آباد مُلک ہے۔ اس میں قدیم زمانے کی اکثر نہایت عجیب عمارتیں بنی ہوئی ہیں جن کو دیکھ دیکھ کر سیاح حیران رہ جاتے ہیں۔

۲۔ ان عجیب عمارتوں میں سے چین کی قدیم دیوار دُنیا بھر کی عجیب چیزوں میں شمار ہوتی ہے۔ تمہیں یہ سُن کر تعجب ہوگا کہ یہ دیوار پندرہ سو میل لمبی ہے۔ اُس کی بناوٹ نہایت ہی حیرت انگیز ہے۔ ایک انگریز لکھتا ہے کہ "اگر کوئی شخص اس بات پر فخر کرے کہ اُس کے دادا نے چین کی دیوار دیکھی ہے، تو اس کا یہ فخر کرنا بالکل بجا ہوگا"۔ اس دیوار کو بنے ہوئے صدیاں گذر چکی ہیں۔ مگر یہ آج تک جوں کی توں قائم ہے۔ آؤ آج تمھیں اس کا کچھ حال بتائیں۔

۳۔ "چی وانگ ٹی" ملک چین کا ایک زبردست شہنشاہ تھا۔ تاریخوں میں لکھا ہے کہ یہ بادشاہ بہت نیک، رعایا کا خیر خواہ، اور غریبوں کا مددگار تھا۔ اس کے تخت پر بیٹھنے سے پہلے مُلک تاتار کے ڈاکو باربار چین پر حملے کرتے تھے۔ اور باشندوں کو لوٹ کھسوٹ کر چلے جاتے تھے۔ یہ ڈاکو اتنے زبردست تھے کہ ان کا مقابلہ غریب دیہاتیوں کے لئے بہت مشکل تھا جب "چی وانگ ٹی" تخت پر بیٹھا اور اُس کے انصاف کی شہرت ہوئی تو مُلک خطا کے لوگ جہاں یہ ڈاکو حملے کرتے تھے اُس کے دربار میں حاضر ہوئے۔ اور اپنی مصیبت کی کہانی بیان کی۔ پھر کہا کہ ہم بہت امیدیں لے کر حضور کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ ہمیں ان ڈاکوؤں کے ہاتھوں سے کسی طرح بچائیں، ورنہ تھوڑے ہی دنوں میں سارا ملک بالکل تباہ ہوجائے گا۔

۴۔ نیک دل شہنشاہ فوراً اُن لوگوں کی مدد کے لئے تیار ہوگیا۔ اور یہ تجویز ہوئی کہ سرحد کے اِس سرے سے اُس سرے تک ایک عظیم الشان دیوار بنادی جائے۔ جو اتنی مضبوط ہو کہ کسی کے دل میں اُس کے ڈھانے کا خیال بھی نہ آسکے اس طرح ڈاکو وہیں کے وہیں رُک جائیں گے۔ اور اُن کے آئے دن کے حملوں سے مُلک کو نجات مل جائے گی۔

۵۔ ملک خطا کے باشندوں نے اِس تجویز کو پسند کیا۔ اور سارا ملک پتھر ڈھونے، مصالح بنانے اور تعمیر کے کام میں لگ گیا۔ بڑے بڑے لائق معمار دور دور سے بلائے گئے۔ اور دیوار کی تعمیر شروع ہو گئی۔

۶۔ سارے مُلک کے بڑے چھوٹے آدمی دن رات دیوار کی تعمیر میں لگے رہے۔ اور ہزاروں، لاکھوں روپیہ بادشاہ کا خرچ ہوگیا تب کہیں پانچ سال میں یہ عجیب دیوار بن کر تیار ہوئی۔ اور پھر بھی نہایت جلدی تیار ہوگئی۔ کیونکہ اتنی شاندار دیوار بنانے کے لئے پانچ سال کا عرصہ بہت ہی کم ہے۔

۷۔ یہ دیوار ایسی عجیب کاریگری کے ساتھ بنائی گئی ہے کہ دیکھ کر حیرانی ہوتی ہے۔ ۱۵۰۰ میل لمبی ہے۔ اور راستہ میں پہاڑ بھی آئے ہیں۔ نہریں بھی، دریا بھی، سمندر بھی اور چٹیل میدان بھی۔ مگر دیوار بنانے والوں کی ہمت کو شاباش ہے کہ کوئی رکاوٹ اُن کو دیوار بنانے سے باز نہ رکھ سکی۔ یہ دیوار پہاڑوں، اور دریاؤں کو پھاندتی ہوئی ۱۵۰۰ میل تک چلی گئی ہے۔

۸۔ تمہیں بہت تعجب ہوگا کہ دریاؤں اور سمندروں پر یہ دیوار کس طرح بنائی گئی تھی؟ واقعی بات بھی تعجب کی ہے۔ تو ہم سے سنو! اس کی ترکیب لائق معماروں نے یہ کی کہ سینکڑوں جہاز پتھروں سے بھر کر سمندر میں ڈبو دیئے۔ یہانتک کہ وہ پانی کی سطح تک آ گئے۔ پھر اب ان پتھروں کے ڈھیروں پر دیوار بناتے چلے گئے۔

۹۔ ظاہر میں یہ معمولی بات معلوم ہوتی ہے۔ مگر بڑی مشکل کام تھا چین کے سمندر میں ہر سال دس بیس دفعہ ایسے زبردست طوفان آتے ہیں جن میں سینکڑوں جہاز غرق اور ہزاروں آدمی تباہ ہو جاتے ہیں۔ ایک شخص لکھتا ہے کہ اس سمندر میں طوفانوں کی یہ حالت ہے کہ کسی جہاز پر اگر بیس ہزار نقارے بجائے جائیں، تو جہاز کے مسافروں کو سمندر کے طوفان کے شور کی وجہ سے ان نقاروں کی کچھ بھی آواز سنائی نہیں دے گی ایسے زبردست طوفان کا مقابلہ کرنا، اور پھر ایسے عجیب و غریب طریقہ سے پل باندھنا، سچ یہ ہے کہ بہت ہمت، بڑی عقل اور نہایت دلیری کا کام ہے۔ پھر کمال یہ ہے کہ اگرچہ اس دیوار کو بنے ہوئے سوا دو ہزار برس ہو گئے اور اس عرصہ میں ہزاروں طوفان آئے، مگر اس دیوار کو ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا۔

۱۰۔ ذرا غور تو کرو کہ اس دیوار کے بنانے میں معماروں اور مزدوروں کو کتنی دقت اور تکلیف ہوئی ہوگی آدھ آدھ میل اونچے پہاڑوں پر پتھروں کی بڑی بڑی سلیں، اور سارا مصالحہ لے کر چڑھنا کوئی آسان کام نہیں۔ اور پھر ان پہاڑوں پر اکثر ایسے مقام ہیں کہ سوائے پرندوں کے وہاں کسی انسان کا گذر ہو ہی نہیں سکتا۔

۱۱۔ اس دیوار کے بنانے میں ایک بڑی مشکل یہ پڑی کہ جس علاقہ میں یہ دیوار بنائی گئی وہاں سے ڈیڑھ سو کوس تک آبادی کا کہیں نام و نشان بھی نہیں تھا۔ اور چٹیل ریگستان پڑا تھا۔ پانچ برس تک ملک کی ساری آبادی ان خشک میدانوں میں پڑی رہی۔ اور دن رات محنت کرتی رہی دیکھو وہ لوگ کتنے ہمت والے اور کس قدر محنتی تھے۔ اس سے تمہیں یہ سبق ملتا ہے کہ تم بھی جب کوئی کام کرنے لگو تو پوری توجہ اور پوری محنت کے ساتھ اس میں لگ جاؤ۔ تم ضرور کامیاب ہوگے۔ اور خدا تمہاری ضرور مدد کرے گا۔

۱۲۔ یہ دیوار ساری کی ساری پتھر کی بنی ہوئی ہے۔ اور بیچ میں لوہا گرم کر کے ڈالا ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگرچہ اسے بنے ہوئے اتنی مدت ہو گئی، مگر ایک بھی پتھر اپنی جگہ سے نہیں سرکا۔ ویسی کی ویسی کھڑی ہے۔

۱۳۔ یہ دیوار ۱۵۰۰ میل تک پہاڑوں، دریاؤں اور سمندر پر بل کھاتی ہوئی چلی گئی ہے۔ اور ہر جگہ سے خواہ پہاڑ ہو، خواہ میدان ۹۰ فٹ اونچی ہے۔ چوڑی اتنی ہے کہ اس کے اوپر چھ سوار برابر برابر کھڑے ہو کر اپنے گھوڑوں کو دوڑا سکتے ہیں۔ ایک ایک سو فٹ کے فاصلے پر اس میں دو دو تین تین منزل کے برج بنے ہوئے ہیں۔ جب دیوار بن کر تمام ہو چکی تو ان برجوں پر دس لاکھ فوج مقرر کر دی گئی، جو ڈاکوؤں کو ان کے خوفناک حملوں سے تیر مار مار کر روکتی تھی۔

۱۴۔ یورپ کے سیاحوں اور بڑے بڑے انجینیروں نے اندازہ لگایا ہے کہ اس دیوار میں اتنے پتھر اور اتنا مصالحہ خرچ ہوا ہے، جتنا، انگلستان کی تمام چھوٹی بڑی عمارتوں پر خرچ ہوا ہوگا۔ اب تم غور کرو کہ انگلستان میں ہزاروں لاکھوں عمارتیں بنی ہوئی ہوں گی اور ان میں بے حد اور بیشمار پتھر لگے ہوئے ہوں گے۔ جب انگلستان کی ساری عمارتوں کے برابر

شیطان کا مُرید

ٹالسٹائے کا ایک نہایت دلچسپ افسانہ

(۱)

ایک غریب کسان علی الصباح ہل جوتنے کے لئے اپنے کھیت میں گیا۔ ناشتہ کے لئے ایک روٹی لے لی۔ کھیت میں پہنچ کر ہل ٹھیک کیا۔ روٹی کو کپڑے میں لپیٹ کر ایک طرف کو رکھ دیا۔ اور اپنے کام میں مشغول ہو گیا۔ کچھ گھنٹوں بعد جب جانور تھک گیا، اور اُسے بھی بھوک معلوم ہوئی، تو اُس نے ہل پر سے ہاتھ اُٹھا لیا۔ جانور کو چرنے کے لئے چھوڑ دیا۔ اور خود اپنی روٹی کی طرف بڑھا۔

کسان نے کپڑا اُٹھایا۔ لیکن روٹی غائب تھی۔ اِدھر اُدھر دیکھا۔ کپڑے کو اُلٹ پلٹ کیا۔ مگر روٹی کا کہیں پتہ نہیں۔ کسان کی سمجھ میں نہ آیا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ "بڑی عجیب بات ہے۔ یہاں اِدھر اُدھر کوئی بھی نہیں۔ پھر روٹی گئی تو کہاں گئی؟"

(۲)

بات یہ تھی کہ جب کسان اپنے کام میں مشغول تھا تو اس کی روٹی شیطان کے ایک مُرید نے چُرا لی تھی۔ شیطان جھاڑی کی آڑ میں چھپا بیٹھا تھا۔ وہ اِس انتظار میں تھا کہ کسان اُس کو گالیاں دے۔ اور اُس کی زبان سے کسی طرح شیطان کا نام نکلے۔

کسان کو اپنا ناشتہ گم ہو جانے کا ملال تھا۔ لیکن اُس نے اپنے دل سے کہا۔ "اب کیا ہو سکتا ہے۔ میں بھوک سے مر نہیں جاؤں گا۔ اگر روٹی کسی نے لی ہی ہے تو بھوکے نے لی ہوگی۔ خدا اُس کا بھلا کرے۔"

کسان کنوئیں پر گیا۔ پانی پی کر کچھ دیر سستایا۔ اس کے بعد پھر آ کر ہل چلانے لگا۔

(۳)

جب شیطان کے مرید نے دیکھا کہ کسان کے دل میں بدی نے گھر نہیں کیا تو وہ بہت شرمایا۔ اُس نے جا کر ساری کیفیت اپنے گُرو گھنٹال شیطان کو سنائی۔ کیونکہ اُس نے روٹی چُرائی؟ کیونکہ کسان نے گالی دینے کی بجائے "خدا اُس کا بھلا کرے" کہا۔ شیطان بہت خفا ہوا اور بولا "اگر تم اُس کو اپنے قابو میں نہیں کر سکے تو یہ صرف تمہارا قصور ہے۔ اگر کسان اور اُن کی بیبیاں ایسی طبیعتیں اختیار کر لیں گی تو ہمارا کام چلنے سے رہا۔ دیکھو! خاموش بیٹھ رہنے کا موقع نہیں ہے فوراً جاؤ۔ اور حالات کی اصلاح کرو۔ میں تم کو تین برس کی مہلت دیتا ہوں۔ اگر اس مدت تم نے اس کو اچھی طرح اپنے قابو میں نہ کر لیا تو یاد رکھو کہ تم کو سخت سزا دی جائے گی۔"

شیطان کا مُرید خوفزدہ ہو گیا۔ وہ پھر آیا، اور اپنی خامیوں کی اصلاح کی کوشش کرنے لگا۔ بہت سوچ بچار کے بعد اُس کے ذہن میں ایک تدبیر آئی۔ اس کے مطابق اُس نے آئندہ عمل کرنے کا ارادہ کیا۔

(۴)

شیطان کے مرید نے مزدور کا بھیس بدلا اور جا کر اس غریب کسان کے ہاں ملازمت کر لی۔ پہلے سال اس نے کسان کو نشیب میں کھیتی کرنے کا مشورہ دیا۔ کسان نے اُس کے مشورہ پر عمل کیا۔ اُس سال بارش نہیں ہوئی۔ لوگوں کے کھیت جل گئے۔ لیکن اِس غریب کسان کی فصل بہت اچھی ہوئی۔ بڑی گھنی، لمبی اور دانوں سے بھری ہوئی بالیں آئیں۔ سال بھر کے خرچ سے کہیں زیادہ پیداوار ہوئی۔

(۵)

دوسرے سال شیطان کے مرید نے کسان کو یہ مشورہ دیا کہ اب کی بار پہاڑی پر تخم ریزی کرو۔ کسان نے اُس کی صلاح پر عمل کیا۔ اِس سال بہت بارش ہوئی۔ لوگوں کی فصلیں پانی کی بہتات سے تباہ ہو گئیں۔ لیکن اِس کسان کی فصل بہت اچھی ہوئی۔ اُس کی پیداوار پہلے سال سے بھی زیادہ ہوئی۔ اُس کی سمجھ میں نہ آیا کہ اتنا غلہ کس کام میں لاؤں۔

(۶)

اِس کے بعد شیطان کے مُرید نے کسان کو اناج سے شراب تیار کرنا سکھا دیا۔ کسان بہت تیز شراب کھینچنے لگا۔ خود بھی پیتا اور اپنے یار دوستوں کو بھی پلاتا۔

(۷)

اب شیطان کا مُرید اپنے پیر کی خدمت میں پہنچا اور بڑے فخر سے اپنے کارنمایاں کا اظہار کیا۔ شیطان نے کہا "چلو میں تمہارے ساتھ چل کر سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھوں گا۔"

(۸)

شیطان کسان کے گھر آیا۔ اُس نے دیکھا کہ کسان نے اپنے پڑوسیوں کو مدعو کر رکھا ہے۔ اور شراب سے اُن کی تواضع کر رہا ہے۔ اُس کی بیوی بھی عورتوں کی آؤبھگت میں مصروف

تھی۔ اتفاق سے اس کو میز سے ٹکر لگی۔ ہاتھ سے شراب کا پیالہ گر کر ٹوٹ گیا۔ پیالہ کی شراب ضائع ہو گئی۔

کسان غصہ سے لال پیلا ہو گیا۔ وہ اپنی بیوی کو ڈانٹنے ڈپٹنے لگا "چڑیل! یہ تو نے کیا کیا کیا تیرے ہاتھ ٹوٹ گئے ہیں؟ اس کو بھی کیا تالاب کا پانی سمجھ رکھا ہے؟ ایسی بیش بہا چیز کو زمین پر لنڈھا دیا!"

شیطان کے مرید نے کہنی مار کر شیطان کو متوجہ کیا۔ "یہ دیکھئے یہ وہی آدمی ہے جس نے اپنی روٹی غائب ہونے کی مطلق پرواہ نہ کی تھی، حالانکہ اس وقت اس کے پاس کچھ اور کھانے کو نہ تھا۔"

(۹)

کسان اپنی بیوی کو بُرا بھلا کہتا رہا۔ اور اپنے مہمانوں کو شراب پیش کرتا رہا۔ اسی اثناء میں ایک غریب کسان تھکا ماندہ وہاں آ پہنچا۔ وہ مدعو نہ تھا۔ لوگوں کو کھاتے پیتے دیکھ کر اس نے انھیں سلام کیا۔ اور ایک طرف کو بیٹھ گیا۔ دن بھر کی محنت سے وہ تھک گیا تھا۔ اس کا بھی جی چاہا کہ ایک آدھ گھونٹ مل جائے۔ وہ بہت دیر تک آس لگائے بیٹھا رہا۔ بار بار اس کے منہ میں پانی بھر آتا تھا۔ لیکن وہ کسان شراب تو کیا دیتا، اُلٹا اس پر جھنجھلانے لگا۔ اور اس نے کہا "یہاں ایروں غیروں کو شراب نہیں پلائی جاتی۔"

شیطان بہت خوش ہوا۔ لیکن اس کے مرید نے فخریہ لہجہ میں کہا "ذرا کچھ دیر ٹھیر جائیے۔ اور دیکھئے کیا کیا تماشہ ہوتا ہے۔"

(۱۰)

مہمانوں نے خوب شراب پی۔ میزبان نے پیالے صاف کئے۔ اس کے بعد گپیں اُڑنے لگیں۔

شیطان ان لوگوں کی باتیں سنتا اور اپنے مرید کی پیٹھ ٹھونکتا رہا۔ اس نے کہا "جب یہ لوگ شراب پی کر مکاری پر اتر آتے ہیں اور ایک دوسرے کو دھوکا دے رہے ہیں تو یقیناً یہ لوگ ہمارے قابو میں آ جائیں گے"

شیطان کے مرید نے کہا "گھبرائیے نہیں دیکھتے جائیے! ایک ایک پیالہ ان کے حلق سے اُترنے دیجئے، یہی لوگ جو اس وقت مکار لومڑی کی طرح خوشامد سے دُم ہلا رہے ہیں، اور ایک دوسرے کو دھوکہ دے رہے ہیں، تھوڑی ہی دیر میں خونخوار بھیڑیے بن جائیں گے۔

ایک پیالہ اور پینے کی دیر تھی کہ محفل کی رنگت بدل گئی۔ سب بہکنے لگے، غل شور ہونے لگا منہ سے گندی باتیں نکالی جانے لگیں۔ لچھے دار باتوں کی جگہ گالی گلوچ نے لے لی۔ کچھ اور دیر کے بعد ہاتھا پائی کی نوبت آ گئی۔ دنگہ بازی ہونے لگی۔ کیا گھر والے کیا باہر والے، سب کی مرمت ہوئی۔

شیطان اور زیادہ خوش ہوا۔ اور کہنے لگا "خوب ہوا۔"

لیکن شیطان کے مرید نے کہا "تھوڑی دیر اور ٹھیر جائیے۔ سب سے زیادہ مزے کی بات ابھی باقی ہے۔ انھیں ایک پیالہ اور چڑھا جانے دیجئے، پھر دیکھئے ان کی کیا حالت ہوتی ہے۔"

شراب کا ایک اور دور ہوا۔ اب کیا تھا انسانوں اور جانوروں میں فرق باقی نہ رہا۔ واہی تباہی بکنے اور چیخنے چلانے لگے۔ کوئی کسی کی نہ سنتا تھا۔ سب اپنی اپنی ہانک رہے تھے۔

(۱۱)

اس کے بعد محفل برخواست ہوئی۔ ایک ایک، دو دو گھر سے نکل کر گلی میں پہنچے۔ کسان اپنے مہمانوں کو رخصت کرنے کے لئے باہر تک گیا۔ لیکن موری میں منہ کے بل گر گیا۔ اور سر سے پاؤں تک کیچڑ میں لت پت ہو کر چلانے لگا۔ وہ وہیں پڑا رہا۔

یہ دیکھ کر شیطان اور خوش ہوا۔ کہنے لگا "تمھاری یہ چال بہت اچھی رہی۔ روٹی کے بارے میں تم نے جو غلطی کی تھی گویا اس کی تلافی ہو گئی۔ لیکن یہ تو بتاؤ کہ یہ شراب بنتی کیسے ہے؟ اس میں تم نے لومڑی کا خون ضرور ملایا ہوگا۔ ورنہ یہ لوگ اسکے پی کر لومڑی کی طرح مکار نہ ہو جاتے۔ پھر میرا خیال ہے کہ تم نے اس میں بھیڑیئے کا خون بھی ملایا ہوگا۔ جس کی وجہ سے یہ لوگ بھیڑیئے کی طرح خونخوار ہو گئے"

شیطان کے مرید نے کہا "یہ سب تو میں نے نہیں کیا۔ میں نے صرف اتنا ہی کیا تھا کہ کسان کے پاس ضرورت سے زیادہ غلہ پیدا کرا دیا تھا۔ انسان میں جانوروں کا خون پہلے ہی موجود ہے جب تک اس کو پیٹ بھرنے کے لئے غلہ مشکل سے میسر ہوتا ہے تو وہ اپنی حد سے باہر نہیں ہوتا۔ جب اس کسان کی شکستہ حالت تھی تو اس نے روٹی کا ٹکڑا ضائع ہو جانے کی پرواہ نہیں کی۔ لیکن جب اس کے

دُنیا بھر کی منتخب خبریں

لڑکا تنور میں گر کر جھلس گیا

جالندھر شہر میں ایک افسوسناک حادثہ ہوگیا۔ جس سے شہر بھر میں ہیجان کی لہر دوڑ گئی بیان کیا جاتا ہے کہ محلہ کی ایک "جھیوری" دوپہر کے وقت اپنے کام سے فارغ ہو کر حسب معمول تنور کے دہانہ پر گھڑا رکھ کر بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد ایک نوہار کا ۸ سالہ لڑکا ازراہ شرارت گھڑے پر بیٹھ گیا۔ مگر گھڑے سے پھسلتے ہوئے تنور میں گر گیا۔ لڑکے کی چیخیں سنکر لوگ جمع ہو گئے ایک شخص نے انتہائی جرأت کے ساتھ تنور کے اندر اپنے دونوں ہاتھ ڈال کر لڑکے کو باہر نکال لیا۔ لڑکے کا جسم بُری طرح جھلس چکا تھا۔ جس شخص نے اسے باہر نکالا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ بھی جل گئے

سگریٹ کا سُلگتا ہوا ٹکڑا
ڈلہوزی کے جنگل میں آگ لگا دی

موضع گماگی دھار (ڈلہوزی سے ۲ میل) کے جنگل میں تباہ کن آتشزدگی کی اطلاع ملی ہے کہا جاتا ہے کہ کسی راہگزر نے بے احتیاطی سے سگریٹ کا سلگتا ہوا ٹکڑا پھینکدیا۔ جس کی وجہ سے آگ تھا میں نازل ہوئی۔ آتشزدگی سے ہزاروں درختوں کو نقصان پہنچا۔

بجلی کی کڑک میں موت کا پیغام

لکھنؤ میں ایک نوجوان سکھ عورت کی موت کی وجہ بجلی کی کڑک سے دیوانہ ہو جانا بتایا جاتا ہے۔ وہ رات کی خاموشی میں کانوں کو بہرہ کر دینے والی کڑک سے متوفیہ بیدار ہوئی اور کڑک کے باعث اپنے حواس کھو بیٹھی۔ بستر سے نکل کر متوفیہ نے اپنے بہترین کپڑے اور زیورات پہنے۔ کلائی پر گھڑی باندھی۔ اور چند کپڑے بغل میں دبا کر گھر سے نکل کر سڑک پر چلنے لگی۔ چاروں طرف گھٹا ٹوپ اندھیرا تھا۔ متوفیہ پھسل کر ایک نالہ میں گر گئی اور پانی کی شدت اُسے بہا لے گئی۔ اگلی صبح کو ریلوے پل کے نیچے سے پولیس نے لاش برآمد کی ہے

لوٹ کی انتہا

موضع ماہنیاوالہ (تحصیل فاضلکا) سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ دیہاتیوں نے جاگیردار کے گودام کا دروازہ توڑ کر ۱۶۰۰ من غلہ لوٹ لیا۔ اس لوٹ میں عورتوں، مردوں اور بچوں نے حصہ لیا۔ اور لوٹ ساری رات جاری رہی پولیس نے ۳۱ اشخاص کے خلاف مقدمہ درج کر دیا ہے۔ اور اُن کے قبضہ سے ۴۰۰ من غلہ برآمد کر لیا ہے۔

آسٹریا کے یہودی وکیل

ایک سرکاری اعلان کے رو سے ۲۲۶ یہودی وکیل جن میں سے اکثر آسٹریا کے بڑے نامی گرامی وکیل ہیں وکالت کرنے کے حق سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔

۱۳ اشخاص گولی سے اُڑا دیئے

نابھ سے کے ایک جاگیردار کا خانساماں پاگل ہوگیا۔ اور اس نے یکے بعد دیگرے وہاں کے ۱۳ اشخاص کو گولی سے ہلاک کر دیا۔ ہلاک شدگان میں ۵ جاگیردار کے خاندان کے ممبر تھے۔ اس کے بعد خانساماں بندوق لے کر کھیتوں میں دوڑ گیا۔ مسلح سنتری نے جو جاگیردار کے مکان پر پہرہ دے رہا تھا۔ اس کا تعاقب کیا۔ اور آخر کار اُسے ہلاک کر دیا۔ سنتری کو معمولی زخم آئے۔ اُسے سٹیٹ کی طرف سے انعام دیا گیا ہے جاگیردار چھت پر سویا ہوا تھا۔ وہ بچ گیا۔ مگر اس کی بیوی اور ۴ بچے گولی سے ہلاک ہو گئے

کوئٹہ کو ازسرِ نو تعمیر کرنے کا کام

ایک اطلاع مظہر ہے کہ کوئٹہ کو ازسرِ نو آباد کرنے کا کام نہایت زور شور سے جاری ہے اس وقت تک ۴۰۰ مکان تیار ہو چکے ہیں۔ اور ۲۷۵ زیر تعمیر ہیں۔ علاوہ ازیں ۸ سو نقشے تیار ہو چکے ہیں۔ جو اس سال کے اخیر تک مکمل ہو جائیں گے۔ علاوہ ازیں کپڑے کی منڈیاں پُرانی جگہ پر قائم ہو چکی ہیں جب بقیہ مکان تیار ہو جائیں گے۔ اردگرد کی آبادی بھی پھر پرانی جگہ آ جائے گی۔

ایک یہودی کو پھانسی کی سزا
فلسطین میں برطانیہ کے عہد میں پہلا واقعہ

ایک اطلاع مظہر ہے کہ فلسطین میں ایک یہودی کو دہشت انگیزی کے الزام میں پھانسی دیدی گئی ہے۔ جب سے فلسطین میں انگریزوں کی عملداری شروع

ہمالیہ کو سر کرنے کیلئے ہندوستانیوں کی پہلی مہم

شملہ ۲۲ر جولائی - پروفیسر عبدالحمید بیگ جو ہمالیہ کو سر کرنے کے لئے لاہور میں مہم لے جا رہے ہیں، اپنی مہم کے چار ممبروں کے ساتھ ایک ماہ کے اندر اندر یہاں آ رہے ہیں۔ مہم پنجاب پہاڑی کلب کے زیر اہتمام مرتب کی گئی ہے۔ ہم اور اگست کو ضروری سامان لینے کے بعد شملہ سے روانہ ہوگی۔ اور کلو کے راستے جائے گی۔ منالی میں قلی وغیرہ بھرتی کئے جائیں گے۔ اور ۲۵ر اگست کو گرپانی گرہ کی چوٹی پر، جو بیس ہزار فٹ اونچی ہے، چڑھائی شروع ہوگی۔ اگر ان کی یہ کوشش کامیاب ہو گئی تو پھر ارد گرد کی دوسری دو چوٹیوں کو جو ۲۱ - اور - ۲۲ ہزار فٹ اونچی ہیں، سر کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ ممبروں کے نام یہ ہیں ہیرالال ہتیشی - مرزا نصیر علی بیگ - آنند سروپ بھٹناگر - چودھری ناظم علی - ایم - ایس - سی۔

نانگا پربت کو سر کرنے کی جرمن مہم

نانگا پربت پر چڑھنے کے لئے اس سال ایک جرمن پارٹی آئی ہوئی ہے۔ چڑھائی شروع کرنے کے بعد موسم کی خرابی کی وجہ سے ارکان مہم نے جدوجہد ملتوی کر دی تھی۔ اب معلوم ہوا ہے کہ چڑھائی کا سلسلہ پھر شروع کر دیا گیا ہے۔ اور پارٹی کا سامان چوتھے کیمپ پر ہوائی جہاز کے ذریعے پہونچا دیا گیا ہے لیکن بیان کیا جاتا ہے کہ موسم پھر خراب ہو رہا ہے۔

یوپی میں تعلیم کو عام کرنے کیلئے
زبردست سکیم

حکومت یو۔ پی نے نوجوانوں کی ناخواندگی کو دور کرنے کے لئے ایک جامع سکیم تیار کی ہے۔ جس پر ۲ لاکھ روپیہ صرف ہوگا۔ اس سکیم کے مطابق ۳۶۰۰ ریڈنگ روم، اور ۷۰۰ سفری لائبریریاں قائم کی جائیں گی۔ اس سلسلہ میں ڈسٹرکٹ بورڈوں کے ٹیچروں کا تعاون حاصل کیا جائیگا اور انھیں اس کا کچھ معاوضہ دیا جائے گا۔ حکومت کی طرف سے کتابیں اور سامان فراہم کیا جائے گا۔ جو ڈسٹرکٹ بورڈ اس سکیم پر عمل پیرا ہونا چاہیں، ان میں سے ہر ایک کو پانچ سو روپیہ دیا جائے گا۔

ٹیچروں کی تربیت کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے۔ صنعت و حرفت کی تعلیم کے ماسٹروں کو تین ٹریننگ کالجوں میں لیا جا رہا ہے۔ بنارس میں تجربہ کے طور پر ایک ٹریننگ کالج قائم کیا جا رہا ہے۔

دلچسپ خبریں

ہزاری باغ جیل میں
تعلیم و تدریس کا سلسلہ

ہزاری باغ سنٹرل جیل میں ناخواندگی کے انسداد کی ایک سکیم شروع کی گئی ہے۔ چنانچہ تین سو سے زائد ان پڑھ قیدیوں کو ۱۲ مختلف گروہوں میں تقسیم کر کے سلسلہ تعلیم شروع کر دیا گیا ہے۔ انہیں دوپہر کے وقت ۲ گھنٹے تعلیم دی جا رہی ہے۔ بی کلاس کے تقریباً تمام قیدیوں کو بطور معلمین مقرر کر دیا گیا ہے۔ ان میں اعلیٰ تعلیم یافتہ اشخاص بھی شامل ہیں۔ جو قید ہونے سے پیشتر سکولوں اور کالجوں میں پڑھایا کرتے تھے۔ ٹیچر اور طلبا کام میں خوب سرگرمی دکھا رہے ہیں۔ ان کے لئے سلیٹوں، پنسلوں اور کتابوں وغیرہ کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ انہیں رات کو بھی ۹ بجے تک مطالعہ کی اجازت دے دی گئی ہے۔

ڈھنڈورہ نگر میں لڑکی بغل میں

شاہجہاں پور سے ایک ہندو لڑکی کے اغوا کی خبر اس سے پیشتر اخبارات میں شائع ہو چکی ہے یہ واقعہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے اس لئے اہم قرار دیا گیا تھا کہ لڑکی کو اغوا کرنے والا اُس کا استاد تھا۔ جو اُسے مکان پر پڑھانے کے لئے آیا کرتا تھا۔ پولیس اور لڑکی کے وارث ملزم اور مغویہ دونوں کی تلاش میں سرگرم تھے۔ مگر کوئی پتہ نہ چلتا تھا پولیس نے سارے صوبے کی خاک چھان ماری۔ مگر کہیں پتہ نہ چلا۔ اور آخر ان کا پتہ چلا تو کہاں شاہجہاں پور ہی میں، اور وہ بھی ایک کوئیں میں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ملزم کا لڑکا ایک روز منڈی میں تیل خریدتا ہوا دیکھا گیا۔ دکاندار کو کچھ شبہ ہوا، اُس نے اس لڑکے کا تعاقب کیا جس مکان میں لڑکا داخل ہوا اُس کو دیکھ کر دکاندار نے پولیس کو خبر کر دی۔ پولیس نے فوراً مکان پر چھاپا مارا مگر ملزم اور مغویہ دونوں کا سراغ نہ ملا۔ پولیس پارٹی کے ایک آدمی کو مکان کے قریب ایک کنواں دیکھ کر یونہی شبہ ہوا۔ تو اس میں برقی ٹارچ سے روشنی ڈال کر

صرف ۲ آنے میں مچھروں سے نجات

ہم نے خاص اور اعلیٰ درجہ کی ادویات سے ایک بہت ہی نفیس تیل تیار کیا ہے۔ جس میں سے سنترے کے عطر کی خوشبو آتی رہتی ہے۔ اس عجیب و غریب تیل کی یہ حیرت انگیز خاصیت ہے کہ اسے ذرا سا ہاتھ۔ پاؤں اور منہ پر مل کر رات کو سو جائیں۔ مچھر پاس نہیں آئیں گے۔

اس کے استعمال سے نہ جسم پر دھبہ آتا ہے نہ کپڑے خراب ہوتے ہیں۔ نہایت عجیب اور لطیف چیز ہے۔ قیمت فی شیشی ۲/
آٹھ شیشیوں سے کم نہ منگائیں

منیجر حالی بکڈپو پانی پت

کلیاتِ نظمِ حالی

شمس العلماء مولانا الطاف حسین حالی کا منظوم کلام آج تک ایک جگہ جمع نہیں ہوا تھا۔ اور پھر پورا کلام اکٹھا ایک دوکان سے ملتا بھی نہیں تھا ایک نظم کہیں تو دوسری کہیں ملتی تھی۔ نیز اکثر نظمیں نہایت غلط اور بدخط چھپی ہوئی بازار میں فروخت ہو رہی ہیں۔ ان سب نقصوں کو رفع کرنے کے لئے حالی بکڈپو نے مولانا کی تمام منظومات کو ایک مجموعہ کی شکل میں چھاپنا شروع کیا ہے۔ جس کی اب تک دو جلدیں چھپی ہیں۔ اس کلیات میں مولانا کی تمام چھوٹی بڑی، قدیم و جدید، متفرق اور پراگندہ نظمیں بڑی محنت اور تلاش کے بعد جمع کی گئی ہیں۔

اس میں مولانا کی ایسی نظمیں بھی شامل ہیں جو اب تک کہیں نہیں چھپیں، اور مولانا کے اپنے ہاتھ کے قلمی مسودوں سے نقل کی گئی ہیں۔

قیمت جلد اول عہ مجلد دو روپے۔ جلد دوم عہ مجلد ۱۲/

منیجر حالی بکڈپو پانی پت

وبائی بیماریوں کی موت

(ریڈ کراس سوسائیٹیوں کے لئے بے نظیر تحفہ)

یہ ایک نہایت ہی دلچسپ، سلیس اور عام فہم مختصر ڈرامہ ہے۔ جس میں وبائی بیماریوں کے علاج اور ان کے انسداد کی تدابیر ایسے دلکش پیرائے میں بیان کی گئی ہیں کہ بغیر ختم کئے ہوئے چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا حفظان صحت کے متعلق سکولوں میں کھیلنے کے لئے اس سے بہتر ڈرامہ اب تک نہیں لکھا گیا اس کی عبارت اس قدر آسان ہے کہ تیسری جماعت کا بچہ بخوبی سمجھ لیتا ہے۔

قیمت ۴/ - مجلد ۶/ -

منیجر حالی بکڈپو پانی پت

شیخ محمد اسماعیل پرنٹر و پبلشر نے محبوب المطابع برقی پریس بازار مچھلی والان دہلی میں چھپوا کر دفتر انصار پانی پت سے شائع کیا۔